اداریہ:

اسلام اور دہشت گردی

۱۱ر ستمبر کو نیویارک اور واشنگٹن میں رونما ہونے والے حوادث گوناگوں پہلوؤں کے حامل ہیں جن کا مختلف زاویۂ نظر سے مطالعہ و تجزیہ کیا جاسکتا ہے۔ ابتدائی ایام میں بعض مغربی اور صیہونی وسائل ابلاغ عامہ نے امریکی حوادث کو اسلام اور مسلمانوں سے جوڑنے کی بھرپور کوشش کی لیکن انہیں مایوسی کے علاوہ کچھ حاصل نہ ہو سکا اور وہ لوگ بہت جلد ہی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اس جھوٹے اور بے بنیاد پروپگنڈے کے برے آثار و نتائج کی طرف متوجہ ہوگئے تہذیبوں اور تمدنوں کے درمیان ٹکراؤ اور عداوت کا نظریہ انتہائی خطرناک نتائج کا حامل ہے اور اگر ناعاقبت اندیشی سے کام لیتے ہوئے مغربی اور صیہونی تبلیغاتی اداروں نے اس فلسفہ و نظریہ کی تبلیغ واشاعت کا سلسلہ شروع کیا تو عالمی امن وسلامتی کا شیرازہ منتشر ہو جائے گا۔ باہمی صلح وسلامتی کے ساتھ زندگی بسر کرنے والوں کا قافلہ درحقیقت باہمی صبر و تحمل اور بردباری کے راستہ سے گزرتا ہے۔ دنیا میں مختلف عظیم اقوام و تمدن موجود ہیں جن کے پاس اس کے علاوہ کوئی دوسرا چارہ کار نہیں ہے کہ وہ آپسی میل جول اور باہمی مفاہمت و ہم آہنگی کے ساتھ زندگی بسر کریں لہٰذا "تمدنوں کے درمیان ٹکراؤ" جیسے فلسفہ کے مقابلے میں "تمدنوں کے درمیان گفتگو" کا فلسفہ عالمی صلح وسلامتی اور موجود دنیا کی حقیقتوں سے زیادہ قریب اور ہم آہنگ ہے۔ لہٰذا

مذہب اسلام، اسلامی تہذیب وتمدن اور دنیا کے ہر گوشے میں زندگی بسر کرنے والے مسلمانوں پر الزام واتہام لگانے سے کوئی فائدہ حاصل ہونے والا نہیں ہے البتہ عالمی صلح وسلامتی کے لئے خطرہ ضرور پیدا ہو جائے گا۔

فارسی زبان میں ایک کہاوت مشہور ہے کہ "ہوا بونے والا طوفان ہی کاٹتا ہے۔" پس جو لوگ دوسری اقوام کے خلاف نفرت وحقارت کی ترویج میں سرگرم ہیں وہ در حقیقت تشدد اور شدت پسندی پیدا کر رہے ہیں اور یہ بات عالمی انسانی برادری کے فائدہ میں ہرگز نہیں ہے کیونکہ آج دنیا پہلے سے کہیں زیادہ امن وسلامتی کی محتاج ہے۔ امریکہ میں دہشت گردی کے ان المناک حوادث سے یہ سبق حاصل کیا جاسکتا ہے کہ بعض غیر فوجی وسائل وامکانات زیادہ مہلک و خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بعض گنے چنے لوگ اپنے خطرناک منصوبوں کے ذریعہ اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر علاقائی اور عالمی صلح وسلامتی کو مہلک خطروں کا شکار بنا سکتے ہیں۔ در حقیقت دہشت گردی ایک ایسی اعتقادی بیماری کا نام ہے جس کی بنیاد ان تمام مادی ومعنوی وسائل وامکانات کے ناجائز استعمال پر قائم ہے جس پر سبھی لوگ اعتماد وبھروسہ رکھتے ہوں۔ یہ مٹھی بھر لوگ غیر فوجی وسائل، انسانی اقدار اور مذہبی عقائد واعتقادات وغیرہ کا بھی ناجائز استعمال کرتے ہیں۔ ابھی امریکہ دہشت گردی پھیلانے والے مجرمین کی شناخت نہیں ہو سکی ہے اور ایسی صورت میں اسلام اور مسلمانوں کو مورد الزام قرار دینا یقیناً بہت بڑی ظالمانہ حرکت ہے یہاں تک کہ اگر یہ بات ثابت بھی ہو جائے کہ یہ دہشت گردانہ حرکت کرنے والے افراد بظاہر مذہب اسلام سے وابستہ ہیں تو بھی اسلام کو مورد الزام ٹھہرانے کی کوئی دلیل موجود نہیں ہے۔ کیا ان المناک اور انسانیت سوز حوادث کی تخلیق میں مسافر

بردار ہوائی جہاز کا ناجائز استعمال نہیں کیا گیا ہے ؟ کیا کچھ مسافر بردار ہوائی جہازوں کے ناجائز استعمال کے بعد یہ نتیجہ اخذ کرنا منطقی ہوگا کہ وہ مسافر بردار جہاز، اس جہاز کے بنانے والے ماہرین اور اس پر سوار تمام مسافرین میں خرابی تھی جس کی وجہ سے یہ حوادث رونما ہوئے ہیں ؟!

مذہب اسلام نے بنی نوع انسان کی عظمت و حرمت کا اعتراف جس انداز میں کیا ہے اس کی مثال دیگر ادیان و مذاہب اور مکاتب فکر میں کم ہی دکھائی دیتی ہے۔ قرآن ایک معتبر ترین سند کی حیثیت سے اس سلسلے میں ارشاد فرماتا ہے:

من قتل نفساً بغیر نفسٍ اوفسادٍ فی الارض فکانّما قتل النّاس جمیعاً ومن احیاھا فکانّما احیاالنّاس جمیعاً "(سورہ المائدہ آیت ۳۲)

یعنی انسان کی جان کسی قسم کے جنسی نسلی، مذہبی اور لسانی امتیاز و بھید بھاؤ کے بغیر ہر طرح کے تعرض سے پوری طرح محفوظ ہے۔ خداوند عالم نے ہر مخلوق کو عقل و حکمت کے ساتھ خلق کیا ہے اور ترقی و سربلندی کے تمام اختیارات سے اسے پوری طرح مالامال بنا رکھا ہے۔ کسی آدمی کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ کسی بے گناہ شخص کی زندگی میں تعرض و مداخلت کر سکے۔

دوسری آیۂ کریمہ میں قرآن مجید کا ارشاد ہے

" وَلاتقتُلوا النّفس الّتی حرّم اللہ الاّ بِالحق ومن قُتل مظلوماً فقد جَعلنالولیّہ سُلطاناً فلایُسرف فی القتل انّہ کامَنصورًا(سورہ الاسراء آیت ۳۳)

اس آیۂ کریمہ میں بھی کسی قسم کے امتیاز یا بھید بھاؤ کے بغیر بنی نوع انسان کے جان کی حفاظت کی بات کہی گئی ہے۔ اس آیت کے مطابق اگر کوئی شخص کسی مظلوم کو

تعرض ودست درازی کا نشانہ بناتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی جان کی حفاظت کے دائرہ کو توڑ دیتا ہے اور مقتول کے سرپرست کو اسلامی قانون کے مطابق یہ حق حاصل ہوتا ہے کہ چاہے اس سے قصاص وانتقام لے، چاہے معاف کردے اور چاہے تو اپنے مقتول کا خون بہا حاصل کرلے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ قرآن "مظلوم مقتول" کے سرپرست کو یہ حکم دیتا ہے کہ وہ مظلوم ہونے کی آڑ میں تشدد، قتل عام اور خونریزی نہ کرے کیونکہ خداوند عالم بہر حال اس کی حمایت وسرپرستی کرے گا۔ (چاہے وہ قانونی چارہ جوئی کی بات ہو یا رائے عامہ کا مسئلہ دونوں ہی صورت میں مظلوم ہی کی حمایت کی جاتی ہے)۔

دہشت گردانہ اعمال وافعال کے خلاف مبارزہ وجدوجہد کے لئے تمام قوموں اور حکومتوں کے درمیان بھرپور تعاون کی ضرورت ہوتی ہے۔ کسی ایک ملک کے مخصوص مفاد ومصالح کی خاطر کی جانے والی سیاسی نقل وحرکت سے عالمی امن وسلامتی کا مسئلہ قطعی حل نہ ہوگا۔ اب تک دہشت گردی کے خلاف کسی بین الاقوامی کنونشن یا عالمی معاہدہ کی ناموجودگی کا بنیادی سبب یہی رہا ہے کہ ہر ملک دوسرے ملک کو محکوم قرار دیتا رہا، ہر ایک اپنے دوست ملک کو آزادی طلب اور اپنے مخالف گروپ کو دہشت گرد قرار دیتا رہا۔ پس جب تک دنیا کے تمام ممالک کے درمیان مفاہمت نہیں پیدا ہو جاتی، دہشت گردی کے خلاف جدوجہد کا مسئلہ ہرگز حل نہ ہوگا۔ ضمناً یہ عرض کردینا لازمی ہے کہ بین الاقوامی اصول وقوانین مثلاً جنیوا کنونشن پروٹوکول نمبرا کے مطابق سامراج اور تسلط طلب طاقت کے خلاف جدوجہد کو سرکاری اعتبار سے تسلیم کیا جاچکا ہے اور دنیا کی ہر قوم اپنی قسمت کا فیصلہ کرنے کے لئے پوری طرح آزاد ہے۔

☆☆☆☆